فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

دار الافتاء جامعہ نعیمیہ

بے شعور بچوں کا مسجد میں آنا منع ہے

سوال:

چونڈہ 1965 کی جنگ کی وجہ سے کافی معروف قصبہ ہے، اکثر مساجد میں ایک مسئلہ باعث نزاع ہے کہ نمازی بالکل کم سن بچوں (3 تا 4 سال عمر) کو نماز کے لیے ساتھ لے آتے ہیں اور پہلی صف میں بچے کو اپنے ساتھ کھڑا کر لیتے ہیں، جب نماز شروع ہوتی ہے تو کوئی بچہ رو رہا ہوتا ہے، کوئی نمازیوں کے آگے صف میں دوڑ رہا ہوتا ہے، کوئی دوسرے بچے سے لڑ رہا ہوتا ہے، روز نمازیوں کی تو تکار ہوتی ہے۔ آپ سے التماس ہے کہ اگر اس مسئلے کا حل کسی بھی کتاب میں دیا گیا ہے تو اس کتاب کا نام اور ملنے کا پتا عطا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں، کیونکہ اب ہر بندہ حوالہ مانگتا ہے، پھر بھی ماننا اس کی مرضی پر منحصر ہے، (پروفیسر منور سعید قادری، چونڈہ، تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)۔

جواب:

ایسے بچوں کو، جنھیں مسجد کے آداب کا شعور نہ ہو، مسجد میں لانا شرعاً منع ہے، چہ جائیکہ انھیں صف کے درمیان کھڑا کیا جائے، تین چار سال والے بچوں کو تو ہرگز صفوں کے درمیان کھڑا نہیں کرنا چاہیے، بلکہ انھیں مسجد میں لانا بھی نہیں چاہیے۔

حدیث پاک میں ہے:

''عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِينَكُمْ وَشِرَاءَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَخُصُومَاتِكُمْ، وَرَفْعَ أَصْوَاتِكُمْ، وَإِقَامَةَ حُدُودِكُمْ، وَسَلَّ سُيُوفِكُمْ''۔

ترجمہ: ''واثلہ بن اسقع بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی مسجدوں کو (بے شعور) بچوں، دیوانوں، خرید و فروخت کے معاملات، باہمی جھگڑوں، شور و غوغا، حدود قائم کرنے اور تلواریں سونتنے سے بچا کر رکھو، (سنن ابن ماجہ: 750)''۔

اگرچہ دین کی اصولی تعلیمات یہی ہیں کہ باجماعت نماز میں پہلے بالغوں کی صفیں ہوں اور پھر بچوں کی، لیکن آج کل نماز اور آدابِ نماز کی تربیت کے لیے ہم اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ لڑکپن کی عمر کے باشعور بچوں کو صفوں کے درمیان کھڑا کیا جائے تاکہ نماز کے دوران وہ باادب رہیں، نماز کی ادائی کا طریقہ سیکھیں، کوئی شرارت نہ کرے، لیکن امام کے بالکل پیچھے دائیں بائیں یا پہلی صف میں ایسے بچوں کو نہ کھڑا کیا جائے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک طویل حدیث میں فرمایا: ''وَلْيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ''۔

ترجمہ: ''(باجماعت) نماز میں میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو بالغ ہوں اور عقلمند ہوں، پھر وہ جو (عقل و دانش میں) اُن کے قریب ہوں، (سنن دارقطنی: 1085)''۔ آپ ﷺ نے یہ ہدایت اس لیے فرمائی تاکہ امام کے پیچھے کھڑے ہونے والوں میں سے بوقت ضرورت کوئی اُن کی نیابت کا اہل ہو۔

جاری ہے-----

DARUL ULOOM JAMIA NAEEMIA
Block-15, Federal, 'B' Area, Karachi-Pakistan.
Ph: 92-21-36314508
muftinaeemia@yahoo.com
دار العلوم جامعہ نعیمیہ
بلاک نمبر 15 فیڈرل بی ایریا کراچی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ’’ مُرُوْا أَوْلَادَکُمْ بِالصَّلَاۃِ وَھُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ، وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا، وَھُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ‘‘۔

ترجمہ: ’’تمہاری اولاد جب سات سال کی ہوجائے، تو انھیں نماز (پڑھنے) کا حکم دو اور وہ دس سال کے ہوجائیں (اور پھر بھی نماز نہ پڑھیں) تو انھیں (ادب سکھانے کے لیے معمولی) مار پیٹ کریں اور اُن کی خواب گاہیں الگ کرو، (سنن ابوداؤد: 495)‘‘۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ چھ سال کے بچوں کو نماز سکھائی جائے، گھروں پر انھیں نماز پڑھنے کا طریقہ سکھایا جائے اور تربیت دی جائے اور جب وہ سات سال کے ہوجائیں تو انھیں باجماعت نماز پڑھنے کے لیے مسجد بھیجا جائے اور یقیناً وہ اتنے باشعور ہوجاتے ہیں کہ آدابِ نماز کا خیال رکھیں، مسجد میں اصلاح کے لیے درس یا وعظ کا سلسلہ ہو تو اُسے بھی سمجھ سکیں، ہمیں دین کی حکمت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔

نوٹ: اس حوالے سے ہمارا ایک تفصیلی فتویٰ ہمارے فتاویٰ کے مجموعہ ’’تفہیم المسائل، جلد: 11، ص: 125 تا 130‘‘ میں موجود ہے، جو اس فتوے کے ساتھ منسلک ہے۔

مفتی منیب الرحمن

13 جون 2021ء